ریفرینس نمبر: Sar6314 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 18-09-2018

# مسجد کے قریب جماعت کروانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اسکول میں پڑھتا ہوں۔ میرا اسکول مسجد کے سامنے ہے۔ مسجد میں اگر بغیر اسپیکر بھی اذان دی جائے، تو باآسانی پہنچ جاتی ہے۔اسکول میں پڑھتے ہوئے جب جماعت کا وقت ہو جاتا ہے، تو میں مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آجاتا ہوں۔اب اساتذہ کی جانب سے کہا جارہا ہے کہ اگر تم یہاں جماعت کروالو، تو بقیہ بھی نماز پڑھ لیں گے۔اب آپ سے سوال یہ ہے کہ مسجد کے اتنا قریب ہوتے ہوئے کیا اس اسکول میں مسجد کی جماعت کو چھوڑ کر نماز قائم کی جاسکتی ہے تاکہ دیگر بھی جماعت سے نماز پڑھ لیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب**

صورت مسئولہ میں مسجد کی جماعت واجب ہے۔مسجد کی جماعت چھوڑ کر اسکول میں جماعت قائم کرنا، جائز نہیں، کیونکہ مسجد میں بغیر اسپیکر دی جانے والی اذان، شوروغل نہ ہونے کی صورت میں جہاں تک پہنچتی ہو، تو وہاں کے عاقل، بالغ، غیر مریض مرد پر مسجد کی پہلی جماعت واجب ہے، جس کو بلاعذرِ شرعی چھوڑنا یا مسجد کی جماعت چھوڑ کر اپنی جماعت قائم کرلینا جائز نہیں اور سوال میں بیان کردہ عذر ایسا عذرِ شرعی نہیں کہ جس کی وجہ سے مسجد کی جماعت چھوڑنے کی شرعاً اجازت ہو سکے، لہٰذا سب کو ترغیب دلا کر مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ذہن دینا چاہیے کہ شریعت مطہرہ میں مسجد کی جماعت کی سخت تاکید ہے۔

چنانچہ اذان سن کر مسجد میں آکر جماعت سے نماز نہ پڑھنے کے بارے میں حدیث مبارک میں ہے:"الجفاء کل الجفاء والکفر والنفاق من سمع منادی اللہ ینادی بالصلاۃ یدعو الی الفلاح ولا یجیبہ" ترجمہ: ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کی ندا کرتا اور فلاح کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔ (مسند احمد بن حنبل، ج24، ص390، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ایک حدیث میں فرمایا کہ بلاعذر جماعت چھوڑنے والے کی نماز ہی نہیں ہوتی۔چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”من سمع النداء ولم یاتہ فلا صلوۃ لہ الا من عذر“ ترجمہ: جس نے اذان سنی اور نماز کے لئے حاضر نہ ہو، تو اس کی نماز ہی نہیں الایہ کہ کوئی عذر ہو۔ (ابن ماجہ، ص57، مطبوعہ کراچی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر نماز پڑھنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ”لا صلاۃ لجار المسجد الا في المسجد قال الثوری في حديثه قيل لعلي: ومن جار المسجد؟ قال: من سمع النداء“ ترجمہ: مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں، مگر مسجد میں۔ امام ثوری علیہ الرحمۃ کی حدیث میں ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اذان کی آواز سُنے۔

(مصنف عبد الرزاق، ج1، ص497، المکتب الاسلامی، بیروت)

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس حدیث مبارک کی شرح بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”جہاں تک اذان کی آواز پہنچے، وہاں تک کے لوگوں کو مسجد میں آنا بہت ضروری ہے۔ وہ دور کے لوگ جہاں اذان نہ پہنچی ہو، ان کے لیے بھی مسجد آنا بہت بہتر ہے، مگر اتنی سختی نہیں، اس حدیث کا یہی مطلب ہے۔ ”لا صلاۃ لجار المسجد الا في المسجد“ ۔۔۔ اذان کی آواز پہنچے سے مراد آج کل کے لاؤڈ اسپیکر کی آواز نہیں؛ یہ تو دو میل تک پہنچ جاتی ہے۔“

(مرأۃ المناجیح، ج2، ص168، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مسجد کے قریب ہوتے ہوئے مسجد کی جماعت چھوڑ کر اپنی نماز پڑھنے والے کے بارے میں امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”مگر فرائض بے عذر قوی مقبول اگر حجرہ میں پڑھے اور مسجد میں نہ آئے، گنہگار ہے، چند بار ایسا ہو، تو فاسق، مردود الشہادۃ ہوگا۔“

(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ394-393، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں: ”پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے؛ ایک وقت کا بھی بلا عذر ترک گناہ ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ194، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبــــــــــــہ**

**ابو الصالح محمد قاسم قادری**

**07محرم الحرام1440ھ/18ستمبر2018ء**

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشاکی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے



نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔